منشور محمدی

منشور سولان ہمسایہ محیط ہے بجا ختم | باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت با توریہ انجیل بتحبیل | گویان صفت و سیرت سرور محمدؐ

نمبر ۳ | مطبوعہ ۲۵ محرم الحرام ۱۳۰۰ سنہ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار یہ پرچہ اخبار عشرہ و ایضاً میں تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی سالانہ قیمت مع محصول ۵ بجناب ۵ زیر مذیلہ منی آرڈر مہتمم کے نام آنی چاہیے

مثنوی عیش

مستوجب حمد و ثنا ہی — جو خسرو کشور بقا ہی
عالم تدبیر ہے احد ہے — سلطان قلمرو ابد ہی
مالک رازق کریم خالق — عادل سامع مرید صادق
خلاق زمین و آسمان ہے — وہ غارس باغ کن فکان ہے
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے — اٹھارہ ہزار عالم اوسکے
قندیل فلک بوجہ احسن — شمع مہ و مہر سے ہی روشن
شاہنشہ ملک لے متالی — محبوب حریم لایزالی
دیہیم جلال فرق پر ہے — اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہی
خالق ہر چیز کا وہی ہے — صنعت ہر چیز میں کھی ہے
افعال حکیم لایزالی — ہوتی نہیں مصلحت سے خالی
کبا لکھون ثنائی ایزد پاک — ارشاد نبی ہی ما عرفناک
جب بعثت نبی کا وقت آیا — خامہ نے ادب سے سر جھکایا
لولاک لما خلقت الافلاک — آیا ہی بشان شاہ لولاک

ای صل علی رسول امجد — سردار پیمبران امجد
جو اسکی ثنا لکھون وہ کم ہی — خورشید عرب مہ عجم ہے
وہ افسر فرق انبیا ہی — محبوب جناب کبریا ہے
شاہنشہ کشور نبوت — آرایش مسند شریعت
سب پر شرف نبی عیان ہی — وہ علت غائی جہان ہے
ای خامہ عیش لکھ بانصاف — منشور محمدی کے اوصاف
جب سے نکلا یہ رشک گلزار — نظروں سے گرے جہان کے اخبار
جو فضل و شرف اسے بجا ہے — ہمنام جناب مصطفا ہے
نور رخ دلپذیر اسلام — ماحی ملل ظہیر اسلام
شمس الاخبار آسمان پر — ہی پیش سبح نیک اختر
کرنا ہی بقلب زار و ناشاد — منشور محمدی کی فریاد
چھپتے ہین صحیح سب کو الیف — بی شبہ ہی افسر صحایف
عمدہ جزین نفیس مضمون — ہر لفظ ہی رشک قند مکنون
سال و مہ و روز و شب الہی — ہو اسکو بہت بڑی ترقی

اعلان

اخبار منشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہی کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو ہمارے پاس منگوا لین قیمت یعنی فی پرچہ ۰/ کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوا لین محصول ڈاک ۷ پرچون کو نیم ۰/ ہے۔

غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰/ مین ۷ پرچے انکے نام روانہ کئے جائینگے۔

قبول اسلام

اخبار ڈیلی پوسٹ مورخہ ۲۵-نومبر مین لکھا ہی کہ بمقام قطع کئی سندھی دو کاندارون نے اپنے عورت اور بچون کے ساتھ دین اسلام کو قبول کیا۔ اللہم زد فزد۔

کلکتہ

جناب مولانا حافظ فخر الدین احمد صاحب لکھنوی نے جمعہ گذشتہ کو حاجی زکریا مرحوم کی مسجد مین امیر المومنین سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور شہادت بڑی فصاحت و بلاغت سے تین گھنٹے تک بیان فرمائی سامعین کو بڑی کیفیت اور رقت طاری رہی ختم بیان کے بعد ایک زن ہندو نے مولانا ے ممدوح کے ہاتھ پر توبہ کی اور مسلمان ہوئی۔ فقط۔ دار السلطنت۔

بقیہ جواب وسوالات مندرجہ اخبار نور افشان

پورانی مسیحی مثل نواتوس اریوس فوطینوس۔ مانیوس فراٹ اور اربانیس مسیح کو محض خدا کا عاجز بندہ اور رسول خیال کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جو مواضع مستند الیہ قائلین تثلیث کے ہین وہ سب محرف اور الحاقی ہین اونکا قول تھا کہ پولس کے چالاکیون سے ایسے امور ظاہر ہوے بعض عیسایون کا قول ہے کہ فرقہ یونی تیرین مسیحیون کا اصل فرقہ ہے کفارہ اور تثلیث کا مردود مسئلہ حضرت مسیح کے صعود کے بعد ۲۰۰ سال مین واقع ہوا علمای مسیحی اور مفسرین کا قول ہے کہ سر آمد علمای فرقہ یونی تیرین اریوس نامی ۳۲۵ء مین شہر نیسی مین ایک بڑا مباحثہ ہوا اوس مباحثہ مین بہت پادریون اور علمای مسیحی نے اریوس کا ساتھ دیا اور فرقہ یونی تیرین کی قدامت اور صداقت کو تسلیم اور قبول کیا اور اوس فرقہ مین شامل ہو گئے ۳۵۴ء مین شہر ارتس اور میلان مین جو جو مجلسین منعقد ہوئین اونمین بھی بہت سے لوگون نے فرقہ یونی تیرین کے قدامت اور صداقت کو قبول کر کے مسیح کے الوہیت سے انکار کیا چنانچہ اس اقرار اور تسلیم الوہیت کے بموجب بہت سے لوگ قائلین تثلیث کے ہاتون سے مارے گئے ۳۲۵ء مین پھر شہر نائیس مین ایک کونسل مقرر ہوی اوسمین حضرت مسیح کے الوہیت اور ابن اللہ ہونے پر جرح کر بحثین ہوئین اوسمین بھی خیر پرار یوس سر آمد علمای فرقہ یونی تیرین کے خیالات اور دلایل نے زور پکڑا اور کونسل مذکور مین سے ۱۳ بشپ اور بہت سے پادریون نے تثلیث کے کفر آمیز مسئلہ سے قطعی انکار کیا اور اریوس کا ساتھ دیکر موحد بن گئے۔

جان ڈیون صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۶۰ مین رقمطراز ہین کہ شاہ قسطنطین کے وقت ایک مشہور کمیٹی بیٹھی اس کمیٹی مین پہلے پہل ۳۲۴ء مین حضرت

مسیح کے خدائی کا مسئلہ وضع کیا گیا اور شاہ قسطنطین نے
مار مار کر لوگون کو تثلیث کے ماننے پر قبول کیا- یہہ تو
دور کی باتین ہین اس زمانہ مین بھی ولایت مین اس
فرقہ کو خوب رونق اور ترقی ہے ان لوگون کے جانب سے
کئی ایک اخبار اور رسالے جاری ہین جنمین ہفتہ وار مسیح کے
ابن اللہ ہونے پر حملات ہوتے ہین ایک نہین بیسون
کتابین اور رسالے تثلیث کے تکذیب اور تردید مین مولف
اور مدون ہین مدراس اور بمبئی اور کالکتہ مین اس
فرقہ کے لوگون کے تالیفات اور تصنیفات مل سکتی ہین
شایقین کو اون شہرون کے طرف توجہہ کرنی چاہیئے
جو لوگ تھوڑی سی انگریزی جانتے ہین اونکو ملاحظہ
کتب سے اس فرقہ کے کلی حقیقت معلوم ہو جاویگی
اوپر کے سطرون مین ہم نے جسقدر اقوال اور اسناد
ظاہر کی ہین اون سے یقین ہو جاویگا کہ فرقہ مذکور
قدیم سے ہی اور فرقے جن مین بہتیرے کفریات مثل
کفارہ اور تثلیث پائی جاتی ہین مستحدث ہین ایک بھی
فرقہ ہے جسکو مسیح کے یادگار کہہ سکتی ہین باقی تو
کفریات اور ارتداد سے معمور اور بھرپور ہین یہہ
فرقہ ابتدا سے لیکر ہمارے حضرت کے زمانہ مبارک اور
اونکی تبع تابعین کے وقت مین بھی پایا جاتا تھا اور
اب بھی موجود ہے اس پر قرآن اور احادیث
اور تاریخ اور سرآمد علمائے مسیحیون کے شہادتین
اور اسناد قایم ہین جبکہ یہہ فرقہ حضرت کے زمانہ مبارک
مین بھی تھا اور اب بھی کچھہ کچھہ ہے تو ہم سایل صاحب
کی خدمت مین عرض پرداز ہین کہ حضرت عیسیٰ کا
سچا فرقہ اور سچا دین کوئی ستر اسی سال تک تو عمدہ
طور پر جاری رہا مگر جب پولس کے خفیہ خفیہ کوششون
نے رخنہ اندازی کے تو ٹوٹی پھوٹی طور پر اب تک چلا
آیا اب اگرچہ یہہ فرقہ پختہ طور پر تو حضرت مسیح کے تعلیمات
پر عامل اور کاربند نہین مگر تاہم اس مین حضرت مسیح
کے سچے تعلیم کی کچھہ کچھہ اثر اور نشان پائی جاتی ہین جو
عیسایون کے دوسرے فرقون مین معدوم اور مفقود
ہین- اس امر کو مین تسلیم کرتا ہون کہ فرقہ مذکور مین بھی
ضرور اس قسم کے بدعات ہین کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے
اونکی ہدایت اور تعلیم نہین کی لاکن انصاف اس
بات کی اجازت نہین دیتی کہ فرقہ مذکور مین جو تھوڑی
بہت مسیح کی سچی تعلیم کے نشانات اور آثار پائی جاتی ہین
اونکو مفقود خیال کیا جاوے کیا یہہ تھوڑی نشانی ہے
کہ اور فرقون مین جو خدا کو بالکل جواب دیدیا گیا ہے
اس مین اوس کفر اور ارتداد کو جایز اور روا نہین
رکھا اگرچہ یہہ فرقہ سنہ ایک ع سے لیکر سنہ ۶ ع اور
اور سنہ ۱۸۶۲ ع تک پایا گیا مگر اسمین تثلیث کے مسئلہ کفر
آمیز کو آجتک دخل نہین ہوا سوائے اس فرقہ کی اور
جسقدر فرقے ہین وہ سب مستحدث اور بنا دئی ہین
آجکل اون فرقون مین ارتداد اور کفر کی جو تعلیم
پائی جاتی ہے مسیح نے اوسکا ارشاد اور ہدایت نہین
کی نعوذ باللہ خدا کے بندے مسیح پر یہہ گمان ہو سکتا ہے
کہ اوسنے اپنی خالق اور صانع کو تین تیرہ کہا ہو اور
اس بات کا ادعا کیا ہو کہ مین خدا کا بیٹا ہون ہرگز
نہین یہہ تو نزی پارون اور مسٹر لوئس کے گھڑت ہے

جو یہودیون کے طرف سے منافقانہ طور پر عیسائی ہوکر دین
مسیحی کو خراب کرنا چاہتا تھا اور جو اخیر پر بڑی حکمت سے
کامیاب بھی ہوا اگر سائل صاحب کو ہماری اس رائے سے اتفاق
نہو اور وہ اسبات کے قائل اور مقر ہون کہ قائلین تثلیث کا
فرقہ مستحدث اور بنا دتی نہین ہے بلکہ قدیمی اور اصلی تو بسم اللہ
ہمین گو ہمین میدان اپنی قدیم اور اصلی اور فرقہ یونی تیرین
کے مستحدث اور بدعتی ہونے کو بشرایط ذیل ثابت کرین -
اول یہہ کہ اپنے فرقہ اور اپنی عقاید کو اس انجیل سے ثابت
کرین جسپر تمام عیسائی فرقون کا اتفاق ہو کوئی فرقہ اسکا
منکر نہو اور اوس انجیل مین غیر الہامی کلام مخلوط نہو -
ایسے انجیل سے ثابت نکرین کہ جسکو بعض فرقے عیسایون کے
کلام الہی نہ جانتے ہون -

دوم جس انجیل سے امر مذکور ثابت کرنا چاہین لازم ہے
کہ اوس انجیل کے بابت اسناد ایسی ثقات و معتبرین کے
پیش کرین کہ جن سے یقینا یہہ بات ثابت ہو جاوے کہ
بلا شک یہہ اناجیل جس جس کے طرف منسوب ہین فی الواقعہ
اونہین کی تصنیف ہین بشرطیکہ سند متصل ہو اور راوی
کی سکونت بمو ولایت و چال چلن درج کرین اور یہہ بھی
کہ کس معتبر نے اون کو ثقہ کہا -

سوم چونکہ قائلین تثلیث کو اس واسطے قبول اور
تسلیم کرتے ہین کہ اونکے خیال مین اس مسئلہ کو مسیح نے
خود تعلیم کیا ہے اس واسطے لازم ہی کہ چارون انجیلون
سے کوئی ایسا درس جس مین حضرت عیسیٰ نے صاف صاف
کہدیا ہو کہ مین خدا ہون یا جو درس سے بغیر تثلیث پر صاف
صاف دلالت کرے پیش کرین - بشرطیکہ جعلی نہو -

چہارم تثلیث کے اثبات کے واسطے دلایل عقلیہ بھی
تحریر فرماوین -

پنجم فرقہ یونی تیرین جو مسیح کو ابن اللہ یا خدا نہین
سمجھتا بلکہ ایک بندہ اور رسول کہ اس سنہ مین پیدا ہوا -

ششم اس کا سرپرست اور موجد کون شخص ہے -

ہفتم - جس تواریخ یا انجیل سے ان باتون کو ثابت کرین
اوسکی بابت یہہ خیال رہے کہ شرط اول اور شرط دوم
کے مطابق ہو - ہشتم جواب صاف صاف ہو -

اگر سایل صاحب ارشاد فرماوین کہ فرقہ یونی تیرین کا بنا دتی
یا مستحدث ثابت کرنا ہمارے ذمہ نہین تو مین ادب سے عرض
پرداز ہون کہ مسلمانون نے تو فرقہ مذکور کی قدامت کو بیان
یا ثابت کر دیا ہے جیسا کہ اون کے مذہبی کتابون اور
قرآن مجید مین لکھا ہی - اب آپ پر لازم اور فرض ہے
کہ فرقہ مذکور کے قدامت کو ثابت نہونے دین اگر ہم
اس امر کو بھی مان لین کہ فرقہ مذکور مسیح سے دو تین سو برس
پیچھے پیدا ہوا ہے تو تب بھی آپ پر ہی اوسکی بنا دتی اور
مستحدث ہونے کا بار ثبوت ہے ہم نے فرقہ مذکور کے
شروع اور سلسلہ کو ایک خاص جگہہ تک پہنچا دیا ہے
اب پروٹسٹنٹ یا رومن کیتھولک عیسایون پر لازم ہے
کہ اوس شروع اور سلسلہ کو بنا دتی اور جدید ثابت
کرین واب مناظرہ اجازت نہین دیتا کہ مسلمان اس
بار ثبوت کو اپنے ذمہ لین - مثلاً اگر کوئی شخص مدعی
کے حالت مین یہہ دعوی کرے کہ زید کے پاس جو کوٹھا
ہے وہ میرا ہے اور زید عدالت مین جواب دعوی لکھائی
کہ مین اس کوٹھے مین ایک مدت مدید سے سکونت پذیر

اور یہہ دعوا ثابت کرتا ہون اور عدالت پر زید کے جواب
دعوی کے صداقت ثابت ہو جاوے تو مدعی پر لازم ہوگا
کہ زید کے اوس کوٹھی مین ہمیشہ رہنے کو دلایل اور
وجوہات سے توڑ دی اگر زید اپنی ہمیشہ رہنے کو دلائل
سے بھی ثابت نکرے اور صرف اسی بات پر کفایت کرے
کہ مین اوس کوٹھی مین ہمیشہ سے رہتا ہون تب بھی
مدعی پر ہی لازم ہوگا کہ اوسکے ہمیشہ رہنے کو دلایل سے
توڑے اور یہہ بات ثابت کرے کہ زید کو تہہ مذکورہ
مین ہمیشہ سے نہین رہنا بلکہ فلانا تاریخ اور فلان
سنہ سے جسپر یہہ یہہ اسناد اور شواہد حقہ قایم ہین مجکو
یاد ہے کہ ۱۸۶۸ء مین چیف کورٹ پنجاب نے اس قسم کا ایک
فیصلہ کیا تھا کہ ایک شخص نے عدالت اولی مین یہہ دعوی
کیا کہ فلان شخص کے ملکیت مین جو مکان ہے وہ میرا ہے عدالت
موصوف نے مدعی کو ڈگری دی مدعا علیہ نے چیف کورٹ مین
اپیل کیا کورٹ کے ججون نے اس دلیل اور بنیاد پر اپیل منظور
کیا کہ مدعا علیہ اپنے آپ کو مدت سے اوس کوٹھی مین رہنا
بیان کرتا ہے اور مدعی کا یہہ دعوی ہے کہ وہ تھوڑے
دنون سے رہتا ہے پس مدعی پر لازم ہے کہ مدعا علیہ کے قبضہ
جدید کو واقعی دلایل سے ثابت کرے چونکہ مدعی قبضہ جدید
کو ثابت نہین کر سکا اس لئے عدالت اولی کا حکم منسوخ ہو کر
اپیل اپیلانٹ منظور کیا جاتا ہے دیکھو سنہ ۶۷ یا سنہ ۶۸
کے فیصلجات دیوانی چیف کورٹ پنجاب +

سایل صاحب نے ہم مسلمانون سے یہہ سوال کیا تھا کہ جو فرقہ
قرآن کی تعلیم کے بموجب مسیح کے سچے دین پر قایم تھا
وہ کس سنہ تک دنیا مین جاری تھا اور وہ امت کس
سنہ تک سچے دین پر قایم رہی سو ہم نے اوپر کی سطرون مین
اوس فرقہ کی شروع اور موجودگی کو بالوضاحت ثابت
کر دیا ہے اب اگر سایل صاحب کو اوس سے اتفاق نہین تو اوس
فرقہ کے جدید اور بناوٹی اور مستحدث ہونے کو بلحاظ شرایط
مقررہ دلایل سے ثابت کرین ہمارے ذمہ جو ثبوت تھا سو ہم نے
دیدیا اب بار ثبوت سایل صاحب کے ذمہ ہے -

ہم نے اسقدر ثبوت بھی سایل صاحب کی خاطر سے دیدیا ہے
ورنہ از روے قواعد مناظرہ ہم پر لازم نہین کہ سایل صاحب
کی سوالات کا جواب دین کیونکہ جب ہم کلی طور پر بیان کرتی
ہین کہ حضرت مسیح کی تعلیم مین مسئلہ تثلیث اور کفارہ
اور عشای ربانی اور شریعت کی آزادی اور ربوبیت
خدا داخل نہین اور یہہ وہ انجیل نہین ہے کہ جو حضرت عیسی
پر نازل ہوی تھی تو عیسائیون پر لازم ہے کہ اپنی موجودہ
عقاید اور مسایل اور کتابون کو حضرت مسیح کے سکھاے
ہوے عقاید اور مسایل اور منزلہ کتابین ثابت کرین -
جب ان امور کی تایید اور تصدیق پر دلایل اور براہین قایم
کرینگے تو پھر اہل اسلام پر اونکا جواب دینا لازم ہوگا
اگر دلایل حقہ اور براہین یقینیہ ہونگے تو مان لینگے ورنہ
اونکی تردید کے جانب متوجہ ہونگے سایل صاحب بے زبردستی
سے سوالات کر دے ورنہ کوئی حق نہین تھا افسوس قواعد
مناظرہ سے بھی واقفیت نہین رکھتے چونکہ سایل صاحب
سوالات مذکور کے کرنے کی اصلاً مستحق نہین تھے اس
واسطے ہم اونہین سوالات کو بادنی تغیر سایل صاحب کی
خدمت مین پیش کرتے ہین امید ہے کہ سایل صاحب جواب
کے طرف ضرور متوجہ ہون گے +

صورت سوالات

ہماری قرآن مجید مین لکھا ہے کہ موجودہ اہل نصاری مین جو کتاب اور تعلیم تثلیث اور کفارہ وغیرہ پائی جاتی ہی مردود اور باطل ہی حضرت مسیح نے تعلیم مذکور نہین دی تھی یہہ تعلیم پولس اور پطرس اور مشرجون کے خیالات کا اثر ہے جو افلاطون کے معتقد اور پیرو تھے حضرت عیسیٰ نے توحید کی تعلیم دی تھی اور اقرار کیا تھا کہ مین خدا کا بندہ ہون سورت مائدہ مین وارد ہے

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ہو المسیح ابن مریم الخ +

سورت مریم مین لکھا ہی ماکان للہ ان یتخذ من ولد سبحانہ اذا قضیٰ امرا فانما یقول لہ کن فیکون وان اللہ ربی و ربکم فاعبدوہ ہذا صراط مستقیم ۞ سورت توبہ مین واقعہ ہی۔

وقالت النصاری المسیح ابن اللہ ذالک قولہم بافواہہم یضاہئون قول الذین کفروا من قبل قاتلہم اللہ انی یوفکون اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ والمسیح ابن مریم وما امروا الا لیعبدوا الہا واحدا لا الہ الا ہو سبحانہ عما یشرکون۔ سورت بقرہ مین ہے فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ

سوالات

۱۔ اگر حضرت عیسیٰ نے جو عیسائیون کے اقرار کے موافق (بجز استثنای فرقہ یونی تیرین واصحاب منکران تثلیث) خدا کے بیٹے بلکہ خود خدا تھے خدا کے بیٹے ہونے کا ادعا کیا ہے تو اوس ادعا کو ایسی متفقہ انجیل سے بالوضاحت ثابت کرو کہ جسکی بابت کسی فرد کو بھی اختلاف نہو۔

۲۔ اگر مسیح نے اپنے ابن اللہ ہونے اور تثلیث و کفارہ کی تعلیم دی تھی تو کسی ایسی انجیل سے ثابت کرکو جو مسیح کے وقت مین مرتب اور متداول تھی۔

۳۔ اگر مسیح کے وقت مین انجیل نہین تھی تو وہ امور نبوت کو کس طرح پر پورا کرتے تھے۔ اگر اون کے پاس کتاب نہین تھی تو ہمکو اونکی نبوت مین شک ہوگا کیونکہ وہ رسول نہین ہے جسکے پاس کوی کتاب نہین۔

۴۔ مسیح کے وقت مین صفت تحریر وارقام مروج تھی یا نہین اگر تھے تو انجیل کو کیون نہ قلم بند کیا گیا نہ قلم بند کرنے کی وجہ بیان کرو۔

۵۔ مسیح کے حواری خواندہ تھے یا ناخواندہ تھے اگر خواندہ تھے تو اونہون نے کس وجہ سے انجیل کو قلم بند نہ کیا اگر کیا ہے تو اوسکا کیا ثبوت ہی۔ اور اگر جاہل تھے تو اونکی لسانی روایتون کو اسناد مسلسلہ سے ثابت کرو۔

۶۔ مروجہ چارون انجیلین روات لسانی کے اعتبار پر لکھی گئی ہین یا کسی خاص ایسے نسخہ سے نقل کی گئی ہین جسکو حضرت مسیح نے مرتب کیا اگر روات لسانی کے اعتبار پر لکھی گئی ہین تو اون کو اسناد مسلسلہ سے ثابت کرو اگر کسی خاص نسخہ سے تو اوسکا ثبوت کیا ہے۔

۷۔ متی اور لوک اور یوحنا اور مرقص نے اپنی انجیلون کو الہام اور روح القدس کے مدد سے لکھا ہے یا لوگون سے سن سنا کر اگر الہام اور روح القدس کے مدد سے لکھے ہین تو یہہ سوال ہے کہ الہام اور روح القدس کی وہ مدد اور تاثیرین جو ایک ہی معاملہ اور مقصد کے متعلق ہون۔ متحد الحیثیت ہونی لازم ہین یا متفاوت الحیثیت درصورت تفاوت کوئی اعتراض تو لازم نہین آتا۔ اور اگر سن سنا کر لکھی ہین تو اسناد مسلسلہ کو پیش کرین

۸- بقول اکیسو مواور ہارن اور جیروم اور پادری عماد الدین اور پادری فنڈر سوائے ان مروجہ کتابون کے عہد جدید اور بھی بہت سے کتابین مثل نامہ بنام ایگرس بادشاہ اور کتاب تماکیل اور کتاب جنم مہوم اور اعمال اندریاس اور انجیل برنباس اور حدیث متیا اور اعمال پولوس اور اعمال بنکلا اور مشاہدات پولوس وغیرہم ہین جو ابتدا مین مانی جاتی تھین کیون متروک کی گئین اگر ترک کرنے کا باعث ہے کہ وہ جھوٹی اور بناوٹی تھین تو یہہ امتیاز کیونکر ہوا مفصل طور پر اسکے وسایل اور اسباب بیان کرو اور ساتھہ ہی اسکے مروجہ عہد جدید کے کتابون کے درست اور صحیح ہونے کے دلایل اور وجوہ لکھو- +

ص بالفعل انہین سوالات پر کفایت کرتا ہون اگر سایل جوابات کی طرف متوجہ ہوے تو اسی بارے مین اور سوالات بھی پیش کئے جاوینگے-

اگر کوئی کہے کہ جب مسیح نے تثلیث اور کفارہ وغیرہ کے تعلیم نہین کی تو پھر یہہ تعلیم اور مسایل مخترعہ کہان سے آگئے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ ان مسایل کو بولس اور افلاطون کے چند شاگردون نے رواج دیدیا مسیح کے حواری بیچارے غریب مزاج اور ان پڑہ تھے اونکو ان کے چالاکیون کی کیا خبر تھی بعض وقت جب کسی سچے حواری کے بولس سے ملاقات ہوتی تھی تو اوسکو سمجھاتے تھے مگر وہ کب مانتا تھا جب ایک دفعہ بولس یروشلم مین گیا تو وہان کے مشایخ نے بہت سمجھایا اور کہا کہ تیری نسبت یہان کے عیسائیون نے دین مسیحی مین چند بدعتین نکالی ہین احتمال ہے کہ تیرے اوپر اون مین فساد ہوجاویگا- پولوس نے اوس وقت ذرکے مارے اون بدعتیون کے اظہار سے احتراز کیا مگر پھر اوسپر عمل نہ کیا زنیمکین لکھتا ہی کہ کالون اور لوتھر کے مقلد اور پیرو پولوس کو وعظ کرنے کے لایق اور معتمد نہ خیال کرتے تھے اور علانیہ کہا کرتے تھے کہ اگر پولوس جینوا مین آویگا اور کالون کے برابر وعظ کریگا تو ہم پولوس کو چھوڑ کر کالون کے وعظ سنینگے بعض علماے کبار پیروان لوتھر کا قول تھا کہ ہمکو پولوس کے مسایل پر توشبہ کرنے کی جگہہ ہے مگر لوتھر کے مسایل پر شبہ نہین کرسکتے ان لوگون کا پولوس سے کشیدہ خاطر اور بدظن ہونا اس امر کا صاف دلیل ہے کہ اونکے نزدیک پولوس بقول اہل اسلام داہل یہود مفتری المزاج تھا خود پولوس اپنا اول قرنتیان مین اپنی نسبت لکھتا ہے کہ مین یہود کے درمیان یہود سا تھا تاکہ اون کو کماؤن اور شریعت والون مین شریعت والا اور بے شریعت اور بت پرستون مین بے شریعت اور بت پرست ترویج دین کے واسطے جھوٹ بولنا جایز و مستحسن بنالیا تھا دیکھو آیت ۷ و ۸- باب نامہ دمیان جو شخص ہر مصالحہ پیلاموک جھوٹون مین جھوٹا اور سچون مین سچا ایمان دارون مین ایماندار اور بے ایمانون مین بے ایمان اور جھوٹا ہو وہ خدا کے دین کو بگاڑے نہ تو اور کیا کرے اوسنے دین عیسائی کی جسقدر خرابی کی بہت تھوڑی ہے اوسکے خیالات تو اس سے بھی زیادہ خرابی پیدا کرنیوالی تھی کیا ایسی عیار آدمی کے روبرو مسیح کے بیچارے سیدہے سادہے ناتجربہ کار شاگردون کا چراغ جل سکتا تھا ہرگز نہین جو کچھہ سمجھہ بوجھہ والے تھے

وہ دل ہی مین گزہ گزہ کر چپ ہو رہے اور جو ذرا چلتے
پرزے تھے اونہون نے بولس کا ساتھ دیکر مزے اڑائے
بعضون نے یہی غنیمت سمجھا کہ یہودیون مین سے خدا خدا کر کے
ایک آدمی وہ بھی زمانہ کا اوستاد عیسائی ہو گیا اب کیا
پرواہ ہی جو کہے سو مانون بولس نے چلتا دہندا دیکھکر
دین مسیحی کے وہ لتے لئے کہ خدا کی پناہ مسٹر گبن اور ٹیون
اور بورس کا قول ہی کہ تثلیث پرست عیسائیون مین تثلیث
کی جو بنیاد ہی بالکل مصنوعی ہے کان مت اسباب کا اقرار
کرتا ہے کہ انجیل جون ورس کو یون نے انجیل کے کسی قدیم
نسخہ مین نہین پایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صرف خدا
تعالیٰ کی وحدانیت تلقین کی تھی مگر پاول اور جون
حواریون نے جو افلاطون کے پیرو تھے مذہب عیسائی کی وحدانیت
اور سادگی کو بالکل خراب کر دیا اور اوس مین افلاطون کے
غیر مفہوم مسئلہ تثلیث کو شامل کر دیا علی ہذا القیاس
مسٹر جان ڈیون پورٹ مصنف کتاب موید الاسلام
خیال کرتے ہین چونکہ عیسائیون کے پاس حضرت مسیح کے
ہاتون یا وقت کی کوئی سماوی کتاب موجود نہ تھی اس
واسطے پولس کے باتین بہت جلدی رونق پکڑ گئین اور
خاصکر جب دشمن خدا پولس نے شریعت کی آزادی کا تمغہ
دیدیا تو عام لوگون نے جنکو دین کے باتون کی طرف چندان
توجہ نہین ہوتی ایک نعمت عظمیٰ اور خوانچہ یغما
خیال کر کے پولس کے بناوٹی مسایل کو مان لیا اور رفتہ
رفتہ اونھین جھوٹے مسایل کو مسیح کا اصلی فرمان
خیال کیا گیا۔

اگر کوئی کہے کہ چونکہ فرقہ یونی ٹیرین کی تعداد اور جماعت
تھوڑی ہے اس واسطے گمان ہو سکتا ہے کہ تثلیث
پرستونکی بڑی جماعت کے آگے اونکی قدامت اور
صداقت کی کچھ وقعت اور حیثیت نہین جواب اس
خدشہ کا یہہ ہے کہ اگرچہ یونی ٹیرین کی جماعت
بہ نسبت تثلیث پرستونکی تھوڑی ہے لاکن اس سے
اونکی قدامت اور اوس صداقت مین جو اوسکو بالمقابل
تثلیث پرستون کی حاصل ہے کم زوری نہین واقع
ہو سکتی اگر یہی بات بطالت صداقت کیواسطے کافی ہی
تو لازم آتا ہے کہ بودہ مذہب والے سارے عیسائیون
سے مذہب مین کامل اور سچے ہون کیونکہ اونکی تعداد
اور جماعت عیسائیون سے کہین زیادہ ہی اور رومن
کیتھولک والے پروٹسٹنٹ والون سے فایق اور سچے ہونے
لازم ہین کیونکہ وہ پروٹسٹنٹ سے کہین بڑھکر ہین
حالانکہ اون کو پروٹسٹنٹ والے بدعتی کہتے ہین یہہ
دستور اور قاعدہ کی بات ہے کہ ہمیشہ جہلاء اور
جہال اونہین باتون کو قبول کرتی ہین کہ جنمین
لذات نفسانی کو بہت کچھ دخل اور وقعت ہو وہ
جہال پر کیا موقوف ہے تمام انسان ہی لذات نفسانی
پر اودھار کھائے بیٹھے ہین چونکہ عیسائیون کے اس
موجودہ طریقہ مین لذات نفسانی کے حاصل کرنیکے
وسایل یا فراط موجود ہین اور کسی قسم کی روک ٹوک
نہین اس واسطے عام لوگون نے اسی مذہب کو اختیار
کر لیا اور رفتہ رفتہ پچھلون کو گلے پڑا ذہون بجانا
پڑا۔ ظاہر مین اگرچہ بہت سے پولوسی تثلیث اور
کفارہ پر اعتقاد رکھتے ہین جو اونکی دینداری کا

نشان ہے مگر دل سے اون واہیات مسایل پر
اعتبار اور یقین ہی نہین رکھتے چنانچہ ولایت اور
ہندوستان مین بہت سے لوگ ظاہر کے عیسائی
باطن مین منکر ہین ولایت مین تو ان مخترعہ مسایل
نے یہان تک رنگ پکڑا ہی کہ لاکھون آدمی دہریہ
اور لامذہب ہوگئی ہین بیسون اس قسم کے اسکول
اور مدرسے اور اخبارات جاری ہین کہ جن مین الحاد اور
ارتداد کے علانیہ تعلیم و تدریس اور اشاعت ہوتی ہی
اس لامذہبی اور الحاد کا اصلی موجب وہی جعلی مسایل
ہین کہ جنکو حضرت پولوس نے وضع کیا ہے۔ جرمن کے
لوگ انجیلون کو ٹھوکرون سے اوٹھا اوٹھا کر گیند کی طرح
زمین پر اوچھالتے ہین باآواز بلند کہتی ہین کہ نعوذ باللہ
اگر اس زمانہ مین مسیح ہوتا اور خدائی کا دعوی کرتا
تو فوراً جیل مین حوالہ کرتے کیونکہ اس قسم کے باتین
پاگل کیا کرتی ہین مین پولوسی مسایل کے مرتدانہ تاثیرون
کو کہان تک بیان کرون اگر سایل صاحب کسی اور کو
شوق ہو تو یوروپ کے دہریون کے اخبارات اور مبسوط
کتابون کو ملاحظہ کرنا چاہئے مین نے اس آرٹکل مین
کیا لکھا ہے اس سے دس گنا اور حال کہلے گا۔

قولہ جو کتاب حضرت عیسیٰ نے خدا سے پائی اور
اپنی امت کو دی وہ کتنی سالون تک درست رہی
پھر وہ امت اور وہ کتاب ایک لخت گم ہوگئے
یا اب تک بھی دنیا مین کہین ہے۔

اقول پہلے فقرہ کا جواب پچھلے سطرون مین
گذر چکا ہے دوسرے فقرہ کا یہہ جواب ہے کہ
اہل اسلام کے اعتقاد کے بموجب انجیل حضرت مسیح کے
صعود کے بعد کچھ مدت تک تو باقی رہی مگر پھر پولس اور
افلاطون کے شاگردون کی توجیہہ سے محرف ہوگئی اب جو روح
انجیل عیسائیون کے ہاتھ مین ہے اسمین جو باتین مثل
تعلیم توحید وغیرہ ہین ہم خیال کرتے ہین کہ وہ اصلی انجیل
کا بقیہ ہین اور جو باتین ملوا زار تداد و کفر ہین وہ
بناوٹی باتین ہین

قولہ اگر تحریف ہے تو کہان کہان سے پھر کس سال مین
موجودہ دین عیسائی اور موجودہ کتاب عیسائیون کے
قایم ہوے۔

اقول اس قول مین سے فقرہ پر کس سال مین موجودہ
دین عیسائی اور موجودہ کتاب عیسائیون کے قایم ہوے
کا جواب پہلے سطرون مین بتفصیل دیا گیا ہے۔
سایل صاحب کو وہان دیکھنا لازم ہے۔ باقی رہا یہہ
فقرہ کہ تحریف کہان کہان سے ہوی سو اسکا جواب
سُن لیجئے۔ سایل صاحب مواقع تحریف تو آگے
چلکر پیش کرونگا پہلے عہد جدید کی اصلیت اور
حقیقت اور الہامی اور غیر الہامی ہونیکا حال عرض
خدمت کرتا ہون اور یہہ بھی ساتھ ہی جتلا دیتا ہون
کہ ان اناجیل کے مصنف اور مولف کس پایہ اور
حیثیت کے آدمی تھے۔

اناجیل کے مصنفون کے بیان مین

شاید اس بات سے اوس شخص کو جسکے نظر سے
مختلف قسم اور علوم کی تصنیفات اور تالیفات
گذرے ہون گے اور جو عمدہ اور وسیع خیالات کا

خزانہ اپنے ورثہ مین رکھتا ہوگا } انکار نہین ہوگا
کہ تصنیف اور تالیف کا رتبہ اور پایہ سے معلوم ہوتا ہے
مصنف یا مولف کی ذاتی نیک بختی اور دیانتداری
اور اعزاز و اکرام اور ایمانداری سے تصنیف یا تالیف
کا رتبہ یا پایہ اور مانگ دو بالا اور زیادہ ہوجاتی
ہے جو لوگ محقق اور دور اندیش ہوتی ہین وہ کسی
تصنیف یا تالیف کے دیکھتے وقت سب سے پہلے اوسکے
مصنف یا مولف کی وقایع عمری اور سوانحات ذاتی
کی تحقیقات کرلیتی ہین تاکہ اوس تصنیف یا تالیف کا رتبہ
اور پایہ معلوم ہوجاوے چونکہ مصنفون اور مولفون کے
ذاتی حالات اور خیالات کا تصانیف اور تالیف کی قدر
و منزلت کرنے کیلئے معلوم کرنا ضروری خیال کیا گیا ہے
اس واسطے اکثر ملکون الخصوص ملک یوروپ مین
جب کسی مصنف یا مولف کی کوئی تصنیف یا تالیف شایع
ہوتی ہے تو اوسکے مصنف یا مولف کی ذاتی حالات اور
خیالات اور وقایع عمری ساتھ ہی لکھدی جاتی ہی
تاکہ اوسکی وقعت اور اعتبار پر اوسکی تصنیف یا تالیف
کا اعتبار اور وقعت اور قدر و منزلت ہو مذہبی امور
مین مصنفون اور مولفون کی وقایع عمری اور ذاتی حالات
اور خیالات کے معلوم کرنیکے نہایت ہی ضرورت ہے کیونکہ
ان امور پر انسانی جماعتون کے معادی نتایج مترتب
ہوتے ہین مذہبی مصنفون اور مولفون کے حالات اور خیالات
در چال چلن اور وقعت و عزت اعتبار و مکرمت متدینین
و امانت علم و فضل کا دریافت اور معلوم کرنا نہایت ہی
لازمی اور لابدی ہے ایسے مصنفون یا مولفون کے

تصنیفین یا تالیفین عام طور پر اوسی صورت مین
قبولیت کا زیور پہنتی ہین کہ جب اون کے مصنفون اور
قولون کا سلسلہ زندگی معائب اور مناقص سے
مبرا اور منزہ ثابت ہو یعنے جن اوصاف حمیدہ سے
مصنفون اور مولفون کو متصف ہونا چاہیئے اونسے
متصف ہون عیسائی بہالیون کا قول ہے کہ عہد
جدید کو مسٹر متی لوکا مرقس یوحنا پولوس اور
یعقوب وغیرہم نے تصنیف یا تالیف کیا ہے من جملہ
انکے پانچ اشخاص یعنے متی لوکا مرقس یوحنا
اور پولوس مشہور ہین عہد جدید کے تصنیف اور
تالیف کا بہت سا حصہ انہین کے حصہ مین آیا ہی
ہم مناسب سمجھتے ہین کہ انہین مین سے بعض یا کل کے
زندگی کے حالات مختصر طور پر معرض تحریر مین لائین
تاکہ انکے تصنیفات اور تالیفات کا پایہ اور رتبہ معلوم
ہوجاوے ہمکو ان اشخاص کی پورے سوانح عمری کے قلمبند
کرنیکے کچھ ضرورت نہین کیونکہ اوس سے کچھ سروکار
نہین جہان تک امورات مذہبی سے متعلق ہے
لکھے جاینگے - +

کلی طور پر چارون اناجیل سے حواریون کے بے ایمانی
اور جہالت ثابت ہے جیسا کہ انجیل مرقس کے باب
۱۶ ورس ۱۴ مین مرقوم ہے اخروہ (یعنے مسیح)
اون گیارہون کو جب وہ کھانے بیٹھے تھے دکھای
دیا اور اونکی بے ایمانی اور سخت دلی پر ملامت کی پھر
انجیل متی باب ۲۶ ورس ۳۳ مین لکھا ہے اوسنے
پطرس سے پھر کے کہا ای شیطان میرے سامہنے سے

دور ہو تو میرے لئے ٹھوکر کھلانے والا پتھر ہے - پھر
باب ۱۷ اور س ۲۰ مین لکھا ہے - یسوع نے انہین
(یعنے حواریون کو) کہا کہ اپنی بے ایمانی کے سبب
کیونکہ مین تمہین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر تم مین رائی
کے دانہ کے برابر ایمان ہوتا اگر اس پہاڑ کو کہتے
یہان سے وہان چلا جا تو وہ چلا جاتا - مرقس باب ۹
ورس ۱۳ ایلین ہے اور اسنے کہا کہ کیا تم یہہ تمثیل نہین
سمجھتے ہو اور سب تمثیلون کو کیونکر سمجھوگے پھر کتاب
یوحنا باب ۲ یلین ہے ۲۲ - اس لئے جب وہ مردون
مین سے جی اوٹھا تو اوسکے شاگردون کو یاد آیا
کہ اوسنے یہہ کہا تھا اور وے کتاب اور یسوع کے کلام پر
ایمان لائی - یہہ اناجیل کے مصنفون کی ایمانداری
اور لیاقت اور استعداد کا حال ہے جن کتابون کی
مصنف ایسی اوصاف سے موصوف ہون اون کتابون
کی جو قدر و منزلت کی جاوے تھوڑی ہے سبحان اللہ
بے ایمانون کے کتابین خدا کی کتابین اور موجب
نجات قرار دیجاتی ہین جب بقول مسیح حواری
خود ہی بے ایمان تھے تو وہ اورون کو احاطہ بے ایمانی
سے کب باہر نکال سکتے ہین + خفتہ را خفتہ کی کند
بیدار + بے ایمانون کے باتون پر اعتبار کرنا دور
اندیشی اور فہم و فراست سے بعید ہے جو لوگ مسیح کے
حین حیات مین بھی رائی کے دانہ کے برابر ایمان نہ رکھتے
تھے اونہون نے اپنی کتابون کو ایمانداری سے کب لکھا
ہوگا حواریون کے عقل و فراست کا یہہ حال تھا کہ حضرت
مسیح اونکو تا یوم صعود بے سمجھہ ہی بتلاتے گئے -

خیال کرنے کا مقام ہے کہ جو لوگ بقول حضرت مسیح کے
جاہل ہون وہ اپنی کتابون کو مناقص اور اغلاط سے
کب پاک صاف رکھہ سکتے ہین ہر ایک انجیل کا مصنف
معقد وح اور سلیم فہم تھا نہ متی کے رویتین قابل اطمینان
ہین اور نہ یوحنا کی گہانی معتبر اور مرقس مصنف انجیل
ثانی شاگرد پطرس حواری اور لوقا مصنف انجیل ثالث
شاگرد پولوس کا تو ذکر ہی نہین کیونکہ یہہ دونون
حواری بھی نہین ان دونون کے استاد بدعتی مشہور تھے
چنانچہ حضرت مسیح نے وقت اخیر پر یروشلم مین جاکر
پطرس سے کہا کہ ای شیطان مجھ سے دور ہو تو میرے
ٹھوکر ہے - کیا شیطان کے شاگرد کے باتین قابل ایقان
اور اعتبار ہوا کرتی ہین ہرگز نہین جب اوستاد ایسے
اوصاف حمیدہ سے متصف تھے تو شاگرد کا کیا حال ہوگا -

جان کالون لکھتا ہے کہ پطرس نے کلیسا مین بدعت
برہائی حق یہہ ہے کہ پطرس نے بڑی غلطی کی ہے کہ
خلاف حکم مسیح اوسنے غیر بنی اسرائیل کو ملت مسیح کی
دعوت کی اور دل سے یہہ بات گہر لی کہ مجھکو مکاشفہ
ہوا ہے چنانچہ اسی بنیاد پر اولاً گرینلا والون کو
عیسائی کیا + پولوس مقدس عروج و صلیب مسیح
تک حضرت عیسیٰ سے بڑی دشمنی اور عناد کرتا رہا اور ہمیشہ
مسیح کو طرح طرح کے تکلیفین پہونچاتا رہا بعد عروج و رفع
مسیح کے اوس نے اپنے آپ پر روح القدس کا نازل ہونا
بیان کیا اور عیسایون کے غریب جماعت مین جا ملا اور ہون
نے اوسکی شر اور برانگیخت سے بچنے کے لئے اوسکو
قبول کر لیا جب پولوس نے عیسائی جماعت مین دخل

پایا تو مسئلہ توحید اور شریعت موسوی کو کلیتہً مٹانا
شروع کیا اور صاف حکم دیا کہ اگلا قانون چونکہ کمزور اور
بے فائدہ تھا اٹھ گیا اور پاکون کے واسطے سب کچھ پاک ہے
دیکھو آیت ۱۴ باب ہفتم خط عبرانیان اور آیت ۱۴
باب ۱۴ خط رومیان (نعوذ باللہ مسیح تو فرماوین کی تورات
کا ایک شوشہ نہین ٹل سکتا اور یہہ صاحب اوسکو
بے فائدہ اور کمزور بتاتے ہین (خدا چھپے دشمنون سے
اپنی پناہ مین رکھے) پولوس نے اسپر بھی صبر نہ کیا علانیہ
حکم دیدیا کہ شریعت کو ایمان پہچہ نسبت نہین مسیح نے
ہمکو مول لیکر) خدا سے مول لیا ہوگا معلوم ہوا کہ
مخلوق مین خدا کے بیٹے کا حصہ نہین تھا۔ تب ہی تو
اپنے خون سے مول لے چونکہ اب خدا اپنی خلقت کو مسیح کے
ہاتھ مین بیع کر چکی ہین اس واسطے موجب قاعدہ کے اب
خدا کا مخلوق سے کچھ واسطہ نہین رہا چلو چھٹی ہوئی
اب خدا ہاتھ پر ہاتھ رکھکر باع بیع کا باب پڑھا کرین
(شریعت کے لعنت سے چھوڑا کر رہائی دی اور وہ ہمارے
بدلی لعنتی ہوا کیونکہ لکھا ہی کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا
ملعون ہے) شاباش اہل یہود کے جوان پولوس دین عیسائی
اختیار کرکے بیچارے مسیح کو ملعون بنایا بدلا لینا اسی کا نام ہے۔

اشتہار خیر خواہ اسلام

یہہ اخبار یکم دسمبر ۱۸۸۲ء سے ہفتہ مین سہ بار
شایع ہوگا۔ قیمت سالانہ حسب شرح ذیل لیجاویگی۔
گورنمنٹ والیان ملک و تعلقداران سے ۱۰ روپیہ
سالانہ۔ امرا و رؤسا اعلی عہدہ دارون سے
عہ سالانہ عوام شایقین سے فی سالانہ

غریب مسلمانون اور طالب علمون سے ۸ للعہ ۴
سالانہ علاوہ محصول ڈاک۔ +
جن صاحبون کو پرچہ نمونہ کا منگانا ہو اونکو چاہیئے
کہ اپنے خط مین ٹکٹ ار کا ملفوف کرکے بھیجدین
ورنہ پرچہ روانہ نہ کیا جاویگا +
ریاض الدین احمد مالک و مہتمم اخبار خیر خواہ اسلام
بمبئی بھینڈی بازار

عجیب خواب

ایک مسلمان کا بیان ہے کہ مین نے خواب دیکھا
کہ مجھ سے اور ایک پادری صاحب سے مناظرہ
ہو رہا ہے۔ کہ یکایک مجھے عروج ہوا اور میرے
ساتھ پادری صاحب کو بھی طلب کیا انتہای
عروج مین چوتھے آسمان پر پہونچا تو وہان
حضرت عیسی علیہ السلام نے پادری سے کہا کہ
تو جھوٹا ہے تیرا مذہب بھیک ہین یہہ مسلمان
مسیح کہتا ہے۔ الحاصل اون دونون کو نزول
ہوا زمین پر آئے تو پادری نے کہا کہ مین تو
اپنے ہم مذہب لوگون کے وجہ سے
مجبور ہون + اب مجھے مسلمان کرنے کی
تدبیر کرو + زہے نصیب اوس مسلمان کے
جس نے حضرت عیسی علی نبینا و علیہ السلام
کے زیارت کے اور تحقیق حق کا مشوق
یہان تک ہوا کہ خواب مین بھی حضرت عیسی کے
قدوم سے مشرف ہوا +
راقم ایک مسلمان از بدایون +

مطبع مجرالاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا +